

2- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں

101006153 (بورڈ 15، 2014ء)

سوال نمبر 1- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد بیان کریں۔

جواب: 1- خارجہ پالیسی سے مراد

خارجہ پالیسی سے عموماً بیرونی دنیا یعنی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات مراد لیے جاتے ہیں۔ قدیم دور سے ہی انسانی معاشرے کی بہتری اور فلاح کے لیے دوسری اقوام، علاقوں اور ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ کوئی بھی فرد، قوم یا مملکت دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کیے بغیر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

لارڈ پامرسن (Lord Palmerston) کے مطابق:

”بین الاقوامی تعلقات میں نہ کوئی مستقل دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن بلکہ استقلال صرف قومی مفادات کو حاصل ہوتا ہے۔ ایک ریاست کی خارجہ پالیسی صرف قومی ضرورتوں کے تحت ترتیب دی جاتی ہے۔“

2- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد

پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا تو اُس وقت خارجہ پالیسی کے دو اہم مقاصد تھے۔

اول: پاکستان کی سلامتی

دوم: تمام ممالک خصوصاً اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات

ابتداء سے ہی حکومت پاکستان نے واضح کر دیا تھا:

”ہماری خارجہ پالیسی دوسری اقوام کے ساتھ دوستی اور خیر سگالی کا پیغام ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف کوئی جارحانہ عزائم نہیں رکھتے اور تمام بین الاقوامی معاملات میں انصاف اور دیانت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم خوشحالی کے فروغ و ترقی کے لیے ہر قدم اٹھائیں گے اور دنیا کی پست اور مظلوم اقوام کی اخلاقی اور مالی امداد میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔“

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

3- علاقائی خود مختاری اور سالمیت کا تحفظ

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد فوری ضرورت تھی کہ علاقائی خود مختاری اور سالمیت کے تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ لہذا پاکستان نے قومی سلامتی کو خارجہ پالیسی کی بنیاد بنایا اور بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی کو ہمیشہ اہمیت دی۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نصب العین ہے۔

4- نظریاتی تحفظ

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اسکی بنیاد نظریہ اسلام پر قائم ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہے۔ نظریہ اسلام کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات اور روابط سے ممکن ہے۔ لہذا پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کیے ہیں۔ اس کے تینوں دساتیر میں اسلامی ممالک کے ساتھ قریبی تعلقات پر زور دیا گیا ہے اس لیے پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور اقتصادی تعاون کی تنظیم کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اقتصادی ترقی

-5-

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشی طور پر مضبوط ہونا اس کی ضرورت ہے۔ لہذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔ نئے اقتصادی رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ خصوصاً آزاد تجارت، آزاد اقتصادیات اور نجکاری کو اپنایا ہے۔

ثقافتی ترقی

-6-

پاکستان کی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ ہماری ثقافت میں رواداری، احترامِ انسانیت، شرم و حیا اور شجاعت کے عناصر نمایاں ہیں۔ پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے ایسے ممالک کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات بنانا چاہتا ہے جن کے ذریعے پاکستان کی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے بلکہ اسے فروغ حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برادر اسلامی ممالک سے تعلقات کو فروغ دیا جاتا ہے۔

عدم مداخلت کی پالیسی

-7-

پاکستان عدم جارحیت اور کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات سے گریز کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اسی لیے نہ تو پاکستان کسی کے داخلی معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے اور دنیا میں کسی بھی قسم کی جارحیت کے خلاف ہے۔

آزاد خارجہ پالیسی

-8-

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نصب العین یہ ہے کہ پاکستان سب کا دوست ہے، اس کی کسی سے دشمنی اور مخالفت نہیں ہے۔ یہ اپنے ہمسایوں سے تمام تنازعات کا پُر امن حل چاہتا ہے۔ پاکستان ساری دنیا کے ممالک کے ساتھ دوستی کا خواہاں ہے بشرطیکہ وہ ممالک بھی اس سے برابری کی سطح پر باعزت دوستی کے خواہاں ہوں۔ پاکستان کسی کے اغراض و مقاصد کے لیے آلہ کار بننا پسند نہیں کرتا۔

اسلامی ممالک کا اتحاد

-9-

پاکستان نظریہ اسلام کے اصولوں کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتحاد اور یکجہتی کے لیے کوشاں رہے۔ چنانچہ ہر آنے والی حکومت نے خارجہ پالیسی کی تشکیل میں اس بنیادی اصول کو مد نظر رکھا۔ ایران، عراق کی جنگ ہو یا عراق کویت کی، افغانستان پر روسی حملہ ہو یا ”کمبوزم“ کی نظریاتی یلغار، پاکستان نے ہر مشکل وقت میں اسلامی ممالک میں اتحاد کی فضا قائم کرنے اور ان کی حمایت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

اقوام متحدہ کے منشور پر عمل

-10-

پاکستان اقوام متحدہ کا سرگرم رکن ہے اور اس کے منشور کا زبردست حامی ہے۔ اس لیے اس کی خارجہ پالیسی میں بھی اقوام متحدہ کے منشور کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان دنیا کی تمام اقوام کے درمیان امن اور استحکام کے فروغ اور تمام باہمی تنازعات پر امن طریقوں اور باہمی مذاکرات سے طے کرنے کا حامی ہے۔ اس نے ہمیشہ پُر امن اور باہمی مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین حل کرانے کی حمایت کی ہے اور جنگ کی مخالفت کی ہے۔

11- غیر جانبداری کی پالیسی
غیر جانبداری پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ مختلف بلاکوں کی بجائے غیر جانبداری کو ترجیح دی اور کسی کے اغراض و مقاصد کا آلہ کار نہیں بنا۔ پاکستان غیر جانبدار ممالک کی تنظیم N.A.M. کا اہم رکن شمار کیا جاتا ہے۔

12- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشکیلی ذرائع
پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشکیلی ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

i- انتظامی نئون

انتظامی نئون سے مراد قومی سطح کے تین اہم انتظامی عہدے یعنی صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں انتظامی نئون اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ نئون پاکستان کی خارجہ پالیسی کو منظور اور نامنظور کر سکتی ہے۔ موجودہ پالیسی میں تبدیلی لاسکتی ہے یا پالیسی کو مختلف سمتوں میں چلا سکتی ہے لیکن سابقہ پالیسی سے ہٹنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ انتظامی نئون عام طور پر سابقہ پالیسی کو مد نظر رکھتی ہے یا نئی پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بیرونی ممالک سے کیے ہوئے وعدوں سے منحرف نہیں ہوتی۔

ii- وزارت خارجہ

پاکستان کی وزارت خارجہ، خارجہ پالیسی کی تشکیل میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پایہ کے بیوروکریٹس ہوتے ہیں جو خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی تیار کرتے ہیں اور ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے پالیسی کے منصوبے و پروگرام بناتے ہیں۔

iii- خفیہ ادارے

پاکستان کے خفیہ ادارے ISI, MI اور FIA پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسیوں کے مقاصد کے متعلق مکمل اطلاعات فراہم کرتے ہیں جن کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیتا ہے۔

iv- سیاسی جماعتیں و پریشر گروپ

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے منشور کو خارجہ پالیسی کی تشکیل میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اسی طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

v- پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) کا کردار

وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق خارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے اور بعض اوقات قومی اسمبلی اور سینٹ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرتی ہے۔ بحث و تمحیص کے بعد پارلیمنٹ عام طور پر طے شدہ خارجہ پالیسی کی منظوری دے دیتی ہے یا اس میں مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرتی ہے۔ پارلیمنٹ میں اجلاس ان کیمرہ بھی ہوتے ہیں اور اوپن اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی قراردادوں کے ذریعے بھی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور اصول بنائے جاتے ہیں۔